بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو شام کے قریب بخار کی شکایت ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال لاہور سے واپس تشریف لے آئے۔

بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ دار الانوار میں منعقد ہوا۔ جس میں بعض اصحاب نے تقاریر کیں۔ (مفصل آئندہ)

جلد ۳۰ | ۲۳ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۷ جمادی الاوّل ۱۳۶۱ھ | ۲۳ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱۷

مولوی محمد علی صاحب اور خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کی کھلی چٹھی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کی "کھلی چٹھی" کا جواب جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۲۰ مئی کے "پیغام صلح" میں شائع کرایا ہے۔ جس کے ایک ایک لفظ سے غیظ و غضب کے شرارے نکل۔ اور بدگوئی و درشت کلامی کے فوارے چھوٹ رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے سخت اشتعال کی حالت میں اور آپے سے باہر ہو کر لکھا ہے مگر باوجود اس کے اتنی احتیاط ضرور کر لی ہے کہ خان بہادر صاحب کے متعلق کوئی گستاخانہ لفظ ان کے قلم سے نہ نکلنے پائے۔ غالباً ازیٹ کا جواب پتھر سے ملنے کا خوف ہوگا۔ اور سارے کا سارا نزلہ جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام پر گرایا ہے چنانچہ مضمون کے شروع میں یہ لکھ بھی دیا ہے۔ کہ انہیں اس بات کا تو کوئی رنج نہیں۔ کہ میاں صاحب نے انہیں برا کہہ کر اپنا دل خوش کیا۔ مگر اس بات کا بے حد رنج ہے کہ کھلی چٹھی اور پہلے مضامین انہوں نے قادیانیوں کی مدد سے چھپوائے۔ اور وہی ان کے کرتا دھرتا بنے رہے۔ غرض مولوی صاحب نے سارا غصہ "قادیانیوں" کے خلاف نکالا ہے بطور مثال ان کے چند فقرات پیش کئے جاتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

(۱) "یہ ہیں جنت کے ٹھیکیدار"

(۲) "کیا یہ لوگ جو اپنے آپ کو ایمانداری کے مجسمے قرار دیتے ہیں۔ میرے جواب کو شائع کریں گے" (۳) "جس مذہب میں اخلاق اور انسانیت کچھ چیز نہیں۔ اور صرف ایک ہی پختہ اصول ہے۔ کہ ایمانداری ہو یا بے ایمانی مخالفوں کو گراؤ اس سے یہ امید رکھنا فضول ہے" (۴) "قادیانی جماعت اور قادیانی اخبارات کو ان کے (یعنی میاں محمد صادق صاحب کے مضامین) شائع کرتے ہوئے شرم آنی چاہیئے تھی!!"

ان چند فقرات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے جب خان بہادر صاحب کی چٹھی کا جواب لکھا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف ان کا غیظ و غضب کتنی ڈگری پر تھا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ انہوں نے یہ ظاہر کی ہے۔ کہ "الفضل" میں جو مضمون ان کے متعلق شائع ہوتا ہے۔ اس کا جواب "الفضل" میں شائع نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ لکھتے ہیں "میں پوچھتا ہوں۔ کہ ایک شخص پر الزام لگانا۔ اور پھر اس کا جواب شائع نہ کرنا کیا یہی وہ ایمانداری ہے۔ جو قادیانیت نے انہیں سکھائی ہے۔ . . . . . ایمانداری کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جب تم الزام شائع کرتے ہو۔ تو میرا جواب بھی شائع کرو۔ معمولی دنیا داروں کا اصول صحافت بھی یہی ہے۔ کہ وہ جب کسی پر کوئی الزام لگائیں گے۔ یا اس سے کوئی سوال کریں گے۔ تو اس کا جواب بھی شائع کر دیں گے۔ مگر یہ مذہب اور اسلام کے نام کو بدنام کرنے والی جماعت اپنے آپ کو کسی بات کی ذمہ دار نہیں سمجھتی"

معلوم نہیں۔ یہ "اصول صحافت" مولوی صاحب کو اب کیوں بار بار یاد آ رہا۔ اور پہلے کیوں بھولا رہا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ بارہا مولوی صاحب اور ان کے اخبار "پیغام صلح" کے جواب طلب کرنے پر مضامین لکھے گئے۔ مگر کبھی انہیں "پیغام" میں شائع نہیں کیا گیا۔ حتےٰ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جوابی مضمون کو شائع کرنے کا وعدہ کر کے پھر اس کے شائع کرنے سے انکار کر دیا گیا جس شخص کا اپنا یہ طریق عمل ہو۔ وہ کس مونہہ سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ جو کچھ لکھے۔ اسے "الفضل" میں شائع کر دیا جائے۔ باوجود اس کے ہم نے لکھا۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اب یہ وعدہ کریں۔ کہ ان کی کسی تقریر یا تحریر کے جواب میں جو کچھ لکھا جائے گا۔ اسے وہ من و عن "پیغام صلح" میں شائع کر دیا کریں گے۔ تو ہم میاں محمد صادق صاحب کے جواب میں ان کا مضمون شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر اس کا ذکر تک انہوں نے نہیں کیا۔ گویا وہ اب بھی اس "اصول صحافت" پر خود عمل کرنے کے لئے تیار نہیں جس کی تلقین نہایت تحکمانہ لہجہ میں ہمیں فرما رہے ہیں۔ معلوم نہیں۔ مولوی صاحب نے یہ ایمانداری کہاں سے سیکھی ہے۔ اور کیوں معمولی دنیا داروں کے اصول صحافت کو وہ ہمارے متعلق بھول جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ یاد دلانے پر بھی حافظہ ان کی مدد نہیں کرتا۔

مولوی محمد علی صاحب نے میاں محمد صادق صاحب کے پہلے مضمون کے جواب میں تو یہ فرمایا تھا۔ کہ "اس میں دلائل کیا ہیں کیا یہ الزام ہے۔ کہ اس انجمن کے مالک زانی ہیں۔ چور ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ یا ان کے اندر فسق و فجور کی باتیں ہیں۔ ان میں ایک بات بھی نہیں۔ اس سارے مضمون میں ایک بھی ایسا الزام نہیں"۔ لیکن جب میاں صاحب موصوف نے اپنی کھلی چٹھی میں مولوی صاحب کے مطلوبہ دلائل پیش کر دیئے۔ تو اب یہ فرما رہے ہیں۔ کہ "میاں محمد صادق صاحب نے ابھی اتنی باتیں میرے خلاف نہیں کہیں جتنی ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت مسیح موعود کے خلاف کہی تھیں۔ یہ تو دُور کی بات ہے۔ اپنے گھر کی طرف ہی دیکھ لیتے۔ جو جناب میاں محمود احمد صاحب کے خلاف ان کے مریدوں نے کہا"۔

اس کے متعلق ہم سوائے اس کے کیا کہیں کہ ایاز قدر خود بشناس۔ کجا خدا تعالےٰ کا برگزیدہ مسیح موعود یا اس کا موعود خلیفہ اور جماعت احمدیہ کا واجب الاطاعت امام۔ اور کجا ایک انجمن کا پریذیڈنٹ۔

جسے وہ انجمن جب چاہے برطرف کر سکتی ہے۔ ہم اس بارے میں بھی مولوی صاحب سے یہی کہیں گے کہ وہ اپنی قدر پہچانیں اور قطعاً یہ توقع نہ رکھیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف جتنی باتیں بدکردار مخالفین نے کہیں۔ ان کا عشر عشیر بھی ان کے خلاف کہا جائیگا۔ خدا تعالےٰ جن مقدس وجودوں کی دُنیا میں قبولیت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ ان کی مخالفت بہت شدید ہوتی ہے۔ مولوی صاحب اس گمان میں نہ رہیں۔ کہ ان کے متعلق بھی ایسا ہی ہوگا۔ اور نہ اس بہانے سے ان "الزامات" کا جواب دینے سے جی چرائیں۔ جو ان کے ساتھ تیئیس چوبیس سال رہنے والے خان بہادر میاں محمد صادق نے ان پر لگائے ہیں۔ یہ بھی کوئی جواب ہے۔ کہ چونکہ میرے متعلق جو باتیں کہی گئی ہیں۔ وہ اتنی نہیں جتنی فلاں کے متعلق کہی گئیں۔ اس لئے میں جواب نہیں دیتا۔

مولوی صاحب نے اپنے تازہ مضمون میں نہ صرف سارے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ بلکہ سب کا ذکر بھی نہیں کیا۔ صرف چند باتیں پیش کی ہیں۔ اور ان میں سے بھی دو چار کے متعلق ہی کچھ کہا ہے۔ مثلاً آپ کی کینہ پروری۔ تنگ دلی تنگ نظری اور اخلاق کے متعلق جو کچھ کہا گیا۔ اس کا ذکر نہیں کیا۔ بجٹ فنڈ میں صرف بہر چندہ دکھانے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ دغا۔ خیانت اور رشوت کی حد تک پہنچنے والے جرائم کا نام نہیں لیا۔ مہمان نوازی بجلی کے بلوں اور جماعت احمدیہ کے خلاف الزامات کی تشہیر کے لئے ہمیشہ مخالفین کو اخلاقی اور مالی مدد دینے کے متعلق بھی خاموشی اختیار کی ہے۔ باوجود اس کے لکھا ہے "برادران قادیان ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو"۔ دیکھیں کیا جب کچھ بتایا ہی نہ جائے۔ جب ہمارے معزز مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ دیکھنا اور دکھانا چاہیں تو ان سے سیدھے مونہہ بات بھی نہ کریں۔ بیٹھنے تک کے لئے نہ کہیں حتیٰ کہ سخت گرمی کے موسم میں مہمان نوازی کے فنڈ سے پانی کا گھونٹ دینے کے بھی روادار نہ ہوں۔ بلکہ انہیں کھڑا چھوڑ کر خود خس کی ٹٹیوں سے سجے ہوئے کمرہ میں گھس جائیں۔ ان حالات میں فرمایئے ہم کس چیز کو آنکھیں کھول کر دیکھیں :۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے احباب جماعت کا شکریہ

اور درخواست دُعا

قادیان ۲۱ مئی۔ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو گذشتہ دنوں سرینگر میں جو حادثہ پیش آیا۔ اور جس میں خدا تعالےٰ نے معجزانہ رنگ میں آپ کی حفاظت فرمائی۔ اس کے متعلق جناب چودھری صاحب موصوف کی خدمت میں جماعت کے بہت سے دوستوں کی طرف سے مبارک باد کے خطوط موصول ہوئے۔ آج جبکہ جناب چودھری صاحب موصوف سرینگر سے واپسی پر قادیان تشریف لائے۔ تو فرمایا کہ چونکہ میں فرداً فرداً دوستوں کو جواب دینے سے قاصر رہا ہوں۔ اس لئے اخبار الفضل کے ذریعہ ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس ہمدردی کی جزائے خیر عطا فرمائے نیز دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے سفر چین کو بابرکت کرے۔ اور جو ذمہ داری میرے سپرد کی گئی ہے۔ اس سے عمدگی کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے :۔

جناب چودھری صاحب موصوف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے شرف ملاقات حاصل کر کے آج ہی دہلی روانہ ہو گئے۔ احباب جماعت ان کی خیر و عافیت اور کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کیا تم چاہتے ہو کہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں؟

"اے پاکیزگی کے ڈھونڈھنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل ہو کر زمین پر چلو۔ اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔ تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں۔ تو اس شخص کا دامن پکڑو۔ جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جائے۔ اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے۔ مگر میں یہی کہوں گا۔ کہ اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے۔ جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے جب وہ آسمان پر سے اترتا ہے۔ تو نئے سرے مردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ باوجود آنکھوں کے بینا ہونے کے تم آسمانی آفتاب کے محتاج ہو۔ اسی طرح خدا شناسی کی بینائی محض اپنی اٹکلوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ بھی ایک آفتاب کی محتاج ہے۔ اور وہ آفتاب بھی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے۔ یعنی خدا کا کلام۔ کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک دلالہ ہے۔ وہ اترتا ہے۔ اور خدا کا نور اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جس پر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلی اور پوری خدائی عظمت اور قدرت اور برہنہ کرشمہ کے ساتھ اترتا ہے۔ اس کو وہ آسمان پر لے جاتا ہے۔ غرض خدا تک پہنچنے کے لئے بجز خدا تعالےٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں"

(نزول المسیح صفحہ ۹۶-۹۷)

اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بہتری کے سامان

"میں ان دوستوں کو جو متبع رسول کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تمہارا آقا بادل دیکھ کر خشیت اللہ سے بھر جاتا تھا۔ تو تمہارے قلوب اتنے بڑے طوفان کو دیکھ کر کیوں خشیت اللہ سے بھر نہ جانے چاہئیں۔ اور کیوں تمہاری قربانیاں پہلے سے بہت بڑھ نہ جانی چاہئیں۔

جن لوگوں سے اب تک کوتاہی ہوئی ہے۔ میں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ ہمت اور زیادہ مستعدی سے کام لیں۔ اور جو کوئی روکاوٹ ان کے راستہ میں ہو اسے دور کریں۔ تا اللہ تعالےٰ ان طوفانوں میں سے ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے بہتری کے سامان پیدا کرے۔ اور تا ایسا نہ ہو۔ کہ یہ طوفان ان کے لئے عذاب کا موجب بن جائیں"

وہ جنہوں نے اپنے امام کے ہاتھ پر عہد کیا تھا۔ کہ تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل رہیں گے۔ انہیں "خدا کا موعود خلیفہ" آواز دے رہا ہے کہ آؤ اپنے اس اقرار کو ادا کرو۔ اور سال ہشتم کا وعدہ ۳۱ مئی سے پہلے پہلے پورا کر کے رضاء الہی حاصل کرو۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ایک تبلیغی دورہ

وفد مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ جس میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مہاشہ محمد عمر صاحب و گیانی عباد اللہ صاحب ہوں گے اڑیسہ میں ایک تبلیغی دورے پر جا رہا ہے۔ بہار سی پی کی جو جماعتیں ان سے تبلیغی فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ ان سے اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔ مہاشہ محمد عمر معرفت سید محمد محسن صاحب کوسمبی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

ہم وقار عمل میں شامل ہوں گے۔ یہ ہمارا اپنا کام ہے (مہتمم وقار عمل)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث

خُلفاء کا کام

فرمایا۔ انبیاء کے دوؔ کام ہوتے ہیں۔ ایک تو رسالت اور نبوت سے متعلق کام ہے کہ نبی خدا تعالےٰ سے علم پا کر اس کی رضا کی راہوں سے لوگوں کو آگاہ کرتا ہے دوسرا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ شریعت کے احکام لوگوں میں رائج کرتا ہے۔ اور نگرانی کرتا ہے کہ لوگ ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ پہلا کام تو نبی کی وفات کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ مگر دُوسرا کام بعد میں جاری رہتا ہے۔ اور نبی کے جانشین یہ کام کرتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور پھر آپ کے جانشین ہیں۔ ان سب کا کام ہے۔ کہ شریعت کو قائم کریں۔ اور لوگوں کو احکام شریعت کا پابند بنائیں ان کی روحانی و اخلاقی حالت کی نگرانی کریں۔ ان میں جو امیر ہوں۔ ان سے زکوٰۃ لیں۔ اور غرباء پر خرچ کریں۔ وغیرہ۔ خلفاء یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم پر جو الہام نازل ہوا ہے۔ اس پر عمل کرو۔ عمل وُہ صرف اس شریعت پر کرائیں گے۔ جو پہلے نازل ہو چکی ہے۔ ہاں ان کا الہام پہلے الہام کی تائید سمجھا جائے گا۔ نہ کہ اصل۔ کیونکہ رسالت اور نبوت کے کام میں نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ اور نبوت ورثہ میں ملنے والی چیز نہیں۔ ہاں نبی کے دوسرے کاموں کے جانشین ضرور ہوتے ہیں۔ اور آئندہ بھی جب تک چاہے گا۔ ہوتے رہیں گے۔

زکوٰۃ بیت المال کا حق ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں تمام عرب مسلمان ہو چکا تھا آپ اردگرد کے قبائل سے زکوٰۃ لے کر کچھ مال ان قبائل کے غرباء میں تقسیم فرما دیتے۔ اور بقیہ مال مدینہ میں لے آتے۔ چونکہ حضورؐ نے تمام قبائل کو اسلامی برادری

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

میں داخل کیا تھا۔ اس لئے وہ حضور کو زکوٰۃ ادا کر دیتے۔ مگر جب حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ تو چونکہ عرب قبائلی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ان میں عصبیت کا رنگ غالب تھا۔ اس لئے تقریباً تمام قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ آج ایسا رنگ نہیں۔ آج لاہور کے صدقات اگر قادیان کے غرباء میں تقسیم کر دیئے جائیں تو ان پر ایسا گراں نہ گزرے گا۔ مگر عصبیت کی وجہ سے عربوں پر یہ بات بہت گراں گزرتی تھی۔ کہ ان سے زکوٰۃ لے کر مدینہ میں تقسیم کی جائے۔ اس وجہ سے انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ زکوٰۃ ہم مرکز میں نہیں بھیجیں گے۔ بلکہ خود اپنے غرباء میں تقسیم کریں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو تحریر فرمایا ہے۔ امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فمن قال لا الٰہ الا اللہ عصم منی مالہ و نفسہ الا بحقہ۔ کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھنے کا حکم ہے۔ جب تک وہ اسلام قبول نہ کر لیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے تو پھر ان کا مال اور ان کی جانیں محفوظ ہوں گی۔ الا بحقہ ہاں اگر کسی کا حق کسی کے ذمّہ ہو۔ تو وُہ لیا جائے گا۔ مگر یہ لوگ تو مسلمان ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ صرف زکوٰۃ مدینہ روانہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ آپ ان سے کس طرح لڑ سکتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسی قول سے حضرت عمر کا رد کیا۔ آپ نے فرمایا۔ زکوٰۃ بیت المال کا حق ہے۔ اس لئے میں ان سے اس وقت تک لڑوں گا۔ جب تک میں وُہ آخری رسی بھی نہ لے لوں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ جب میں نے حضرت ابوبکرؓ کا انشراح صدر لڑائی کے لئے دیکھا۔ تو میں نے سمجھ لیا۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں سے لڑنا ہی حق بات ہے ؛

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زکوٰۃ بیت المال کا حق ہے۔ اور یہ بیت المال ہی میں پہنچانی چاہیئے۔ تا کہ خلیفۂ وقت کے منشاء کے مطابق خرچ ہو ؛

زکوٰۃ کی وصولی کیلئے حضرت ابوبکرؓ کی جد وجہد

مدینہ میں کچھ لوگ ایسے تھے۔ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہت مقرب سمجھے جاتے تھے۔ آپ ان سے دینی امور میں مشورہ لیا کرتے تھے۔ ان میں عمر کی کوئی قید نہیں تھی۔ چھوٹی عمر کے لوگ بھی اس مجلس میں شامل ہوتے اور بڑی عُمر کے بھی۔ حُر بن قیس انہی لوگوں میں سے تھے۔ ایک دفعہ ان کا چچا عیینہ بن حصن مدینہ آیا۔ اور ان کے پاس ٹھہرا۔ اس نے کہا اے میرے بھتیجے اگر تجھے حضرت عمرؓ کے پاس کچھ مرتبہ حاصل ہے۔ تو میری ان سے ملاقات کرا دے۔ انہوں نے کہا۔ بہت اچھا۔ ایکدن وُہ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ یہ شخص بالکل جاہل اور اجڈ تھا۔ چھوٹتے ہی کہنے لگا۔ اے خطاب کے بیٹے تو ہمارے فیصلے انصاف سے نہیں کرتا۔ ہمارا جو مقدمہ تیرے پاس آتا ہے۔ خراب ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ نہایت گستاخی کے کلمات تھے۔ اس لئے قابل سزا تھے۔ حضرت عمرؓ یہ سُنکر بہت ناراض ہُوئے۔ اور سزا دینے کے لئے آگے بڑھے۔ حر بن قیس سمجھدار تھے۔ اور آپ کی طبیعت سے واقف۔ کہنے لگے۔ اے امیر المومنین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ خذ العفو و امر بالمعروف و اعرض عن الجاھلین۔ حضرت عمر سنتے ہی فوراً رک گئے۔ راوی کہتا ہے۔ کان وقافا عند کتاب اللہ۔ کہ حضرت عمرؓ کی ایسی طبیعت تھی۔ کہ جب قرآن مجید پڑھا جاتا۔ تو خواہ آپ کو کتنا ہی شدید غصہ آیا ہوتا۔ آپ فوراً نرم ہو جاتے فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے انسان کی مختلف طبیعتیں بنائی ہیں۔ کسی کی طبیعت میں جلد بازی ہے۔ کسی کی طبیعت میں سستی۔ کسی کی طبیعت میں حلم غالب ہے۔ کسی کی طبیعت میں غصہ زیادہ۔ طبیعت کا غصیلہ ہونا عیب نہیں۔ نہ حلیم ہونا کوئی خوبی ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ انسان موقعہ آنے پر اپنی طبیعت کو شریعت کے حکم کے مطابق ڈھالے اگر شریعت کہتی ہے۔ کہ اس موقعہ پر عفو سے کام لو تو باوجود غصہ کے معاف کرے۔ اور اگر شریعت یہ کہتی ہو۔ کہ اب ضرور سزا دو۔ تو باوجود حلیم ہونے کے اللہ کی حدود کو قائم کرنا چاہیئے۔ حضرت عمرؓ کی طبیعت بے شک غصہ والی تھی۔ مگر غصہ کا نہ آنا خوبی نہیں لیکن غصہ کو روکنا اور شریعت کے مطابق کرنا یہ کمال ہے۔ اور یہ خوبی حضرت عمرؓ میں پائی جاتی تھی کیونکہ آپ کے متعلق آتا ہے۔ کہ کان وقافا عند کتاب اللہ۔ کہ جب آپ کو معلوم ہوتا۔ کہ ایسے موقعہ پر اللہ نے معاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو آپ کا غصہ فوراً دُور ہو جاتا۔ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ تھے۔ کہ ان کی طبیعت پر حلم غالب تھا۔ مگر خدا کی راہ میں غیرت دکھانے میں حدود اللہ کو قائم کرنے میں آپ کا حلم مطلق روک نہ بنتا تھا۔ احکام شریعت کو لوگوں سے منوانے کے سوال پر آپ سب سے زیادہ غیرت مند اور سب سے زیادہ جری تھے۔ چنانچہ خلیفہ بن کر سب سے پہلا کام جو آپ نے کیا۔ وُہ آپ کی غیرت اور جرأت پر شاہد ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ مرض الموت میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ۲۰ ہزار صحابہؓ پر مشتمل ایک لشکر مرتب کیا۔ اور اس کو اسامہ بن زید کی سرکردگی میں دمشق کی طرف روانہ کیا ابھی یہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا۔ اور مدینہ سے باہر پڑا تھا۔ کہ حضور کا وصال ہو گیا۔ اس وقت سوال پیش ہوا۔ کہ آیا اس لشکر کو مہم پر بھیجا جائے یا روک لیا جائے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فتنہ پرداز لوگ شرارت پر آمادہ ہو گئے تھے۔ اور چاروں طرف سے یہ خبریں آ رہی تھیں کہ نواح مدینہ کے لوگ زکوٰۃ اور عشر جسکو اس زمانہ کا خراج ملکی تصور کرنا چاہیئے۔ اور جس پر تمام کاروبار منحصر تھا دینے سے انکار کرتے ہیں اور اکثر قوموں کی بغاوت اور بعض قبائل کے مرتد ہونے کی خبریں آ رہی تھیں۔ اور جھوٹے پیغمبر بھی اس زمانہ میں پیدا ہو گئے تھے۔ ان کا بھی کھٹکا تھا۔ چنانچہ مسیلمہ کذاب تو ایک لاکھ فوج تیار کر کے مدینہ پر حملہ کرنے کیلئے بھی طیار ہو گیا تھا۔ ایسے وقت میں جبکہ مدینہ سخت خطرے میں تھا۔ یہاں تک کہ خلافت کے احکام صرف مدینہ منورہ مکہ معظمہ اور طائف میں نافذ ہو سکتے تھے۔ باقی سارا عرب باغی ہو چکا تھا صحابہ نے مشورہ دیا۔ کہ اسامہ کے لشکر کو روک لینا چاہیئے۔ اور پہلے اندرونی فتنہ کا قلع قمع کرنا چاہیئے۔ مگر حضرت ابوبکر نے ایک شیر دل اور ایک بہادر سپاہی کی طرح فرمایا۔ کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں۔ کہ جس لشکر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مرتب کیا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس کو روک لے۔ اور کہا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے۔ کہ جنگل کے درندے مدینہ میں آ گئے ہیں۔ اور ازواج رسول اللہ کو پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہیں۔ تب بھی میں اس لشکر کو جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روانہ کیا ہے نہیں روکوں گا

یہ آپ کا عزم اور استقلال تھا۔ اور یہ آپ کی عزت تھی۔ جو آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو پورا کرنے کے لئے دکھائی۔ چنانچہ باوجود صحابہ کی مخالفت کے آپ نے لشکر کو روانہ کر دیا۔ اور اسامہ کو جس کی اس وقت اٹھارہ برس کی عمر تھی حکم دیا۔ کہ وہ اونٹ پر سوار ہو جائیں اور خود اونٹ کی مہار پکڑ کر دور تک الوداع کرنے گئے۔ اور راستہ میں ان کو نصیحت کرتے رہے۔ پھر باوجود حلیم الطبع ہونے کے آپ نے ان قبائل کی گوشمالی کا حکم دیا۔ جو زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تھے۔ کیونکہ نبی کے جانشین ہونے کی حیثیت سے آپ کا یہ فرض تھا۔ کہ آپ ان لوگوں میں شریعت کے احکام جاری کریں۔ اور جو لوگ انکار کریں! اور بغاوت اختیار کریں۔ انہیں سختی سے سیدھا کریں۔ آخر وہی کام جس کو اس وقت خلاف مصلحت سمجھا گیا۔ اور اکثر صحابہ یہ چاہتے تھے۔ کہ ایسے نازک موقعہ پر اسامہ کے لشکر کو مہم پر نہ بھیجا جائے۔ اور بظاہر یہ بات واقعی اسلام کو خطرے میں ڈال لینے والی نظر آتی تھی۔ کہ ایسے فتنہ کے وقت مدینہ کو بالکل خالی کر دیا جائے۔ مگر یہ کام اسلام کی تقویت اور باغیوں کے دلوں میں رعب پیدا کرنے کا موجب ہو گیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ اسامہ کے لشکر کو بھیجنے کا بہت اچھا اثر ہوا۔ کیونکہ جہاں جہاں سے یہ لشکر گزرا۔ راستہ کے قبائل مرعوب ہوتے گئے۔ اور لوگوں نے سمجھا۔ کہ مدینہ میں ابھی کافی لوگ موجود ہیں۔ تبھی تو ایسے موقعہ پر ابوبکرؓ نے لشکر کو دمشق کی طرف روانہ کرنے کی جرأت کی ہے۔ غرض جس فعل کو لوگ خلاف مصلحت سمجھتے تھے۔ اسی کو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے مفید بنا دیا اور خوف کو امن سے بدل دیا۔

عبدالکریم شرما مولوی فاضل

دلچسپ مکالمہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا بے جا غیظ و غضب

تعریف نبوت کی تبدیلی

(۴)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جوابات پر تنقید کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب نے یہ افترا باندھا ہے۔ کہ آپ نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ میں یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوائے نبوت میں تبدیلی ۱۹۰۱ء میں ہوئی۔ لیکن عدالت کے ایک بیان میں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوائے ۱۸۹۱ء سے ہے۔ اس کے بعد آپ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اگر جناب میاں صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے لفظوں کی عزت نہیں کرتے۔ تو اپنے ہی لفظوں کی عزت کریں اگر ۱۹۰۱ء میں عقیدہ میں تبدیلی کی۔ تو یقیناً ۱۸۹۱ء میں دعوائے نبوت نہیں کیا اور آپ کا عدالت میں بیان اگر دروغ حلفی نہیں تو جھوٹ ضرور ہے"

(پیغام صلح ۲۸ اپریل ص۴)

جناب مولوی صاحب کو دوسروں کی عبارتوں کو غلط پیرایہ میں پیش کرنے اور ان میں قطع و برید کرنے میں کمال حاصل ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارتیں بھی آپ کی اس قسم کی دست برد سے محفوظ نہیں رہ سکیں۔ اور اپنے اس کمال کا آپ نے اس جگہ اظہار فرمایا ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف یہ غلط اور بے بنیاد بات منسوب کر دی۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوائے نبوت میں تبدیلی کے قائل ہیں۔ اور اسکے بعد اس پر دوسرا غلط نظریہ قائم کر کے یہ درشت کلامی کرنے کا موقعہ پیدا کر لیا کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا بیان "اگر دروغ حلفی نہیں تو جھوٹ ضرور ہے" یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے متعلق یہ الفاظ استعمال کر کے اپنی اس خفت اور ندامت کو ہلکا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو ۱۹۰۴ء میں گورداسپور کی عدالت میں ایک حلفی بیان دینے سے انہیں لاحق ہے۔ اس شہادت میں انہوں نے حلفی اقرار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اقرار کیا تھا۔ لیکن آج اس سے انکار کر کے صریح طور پر دروغ حلفی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب کی نیت محض اعتراض کرنے کی نہ ہوتی۔ تو وہ اصل حقیقت کو فوراً معلوم کر سکتے تھے۔ کیونکہ جس جواب کی تنقید میں انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اس کے نیچے حقیقۃ النبوۃ کے صفحات بھی درج کئے گئے ہیں۔ جن میں یہ بحث ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے عقیدہ میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ بلکہ تعریف نبوت میں تبدیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

(۱) "اس تمام اختلاف کی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود دو مختلف اوقات میں نبی کی دو مختلف تعریفیں کرتے رہے ہیں"۔

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۲۲)

(۲) اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔ "سارا اختلاف نبوت کی تعریف کے اختلاف سے پیدا ہوا ہے۔ جب تک آپ نبی کی یہ تعریف کرتے رہے۔ کہ اس کے لئے شریعت جدیدہ لانا یا بلاواسطہ نبی ہونا شرط ہے۔ تب تک تو آپ اپنے نبی ہونے سے انکار کرتے رہے۔ اور گو ان باتوں کا اقرار کرتے رہے۔ جو نبی ہونے کی اصلی شرائط تھیں اور جب آپ نے معلوم کیا۔ کہ نبی کی شرائط کوئی اور ہیں وہ نہیں جو پہلے سمجھتے تھے۔ اور وہ آپ کے اندر پائی جاتی ہیں۔ تو آپ نے اپنے نبی ہونے کا اقرار کیا"

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۲۳)

(۳) پھر آپ نہایت وضاحت سے لکھتے ہیں۔ "آپ جیسے نبی پہلے تھے ویسے ہی بعد میں رہے۔ نبوت میں کوئی تغیر نہیں آیا۔ ہاں آپ کے خیال میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے جن الفاظ میں آپ کو پہلے یاد فرمایا تھا انہی الفاظ میں بعد میں یاد فرمایا۔ پہلے تو آپ عام عقیدہ کے مطابق اس کی اور تاویل کرتے رہے۔ لیکن بعد میں اس تاویل میں تبدیلی کرنی پڑی"۔ (حقیقۃ النبوۃ ص۱۲۴)

ان حوالوں سے واضح ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک نفس نبوت میں تبدیلی نہیں۔ بلکہ تعریف نبوت میں تبدیلی ہوئی ہے۔ اور "عقیدہ میں تبدیلی" سے مراد تعریف نبوت کا عقیدہ ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے مغالطہ دہی کے طریق سے اسے نبوت کی تبدیلی کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہاں پر نبوت کی تبدیلی کا سوال نہیں۔ بلکہ تعریف نبوت میں تبدیلی کا سوال ہے۔ اور یہ تبدیلی ایسی ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۴۹-۱۵۰)

اس عبارت میں یہ صراحت کر دی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پہلے بھی ایسی وحی آتی تھی۔ جسمیں آپ کو نبی کہا جاتا تھا۔ اور مسیح ابن مریم پر فضیلت دی جاتی تھی۔ لیکن آپ اسے اپنے اجتہاد سے جزئی نبوت اور جزئی فضیلت سمجھتے تھے کیونکہ آپ کے نزدیک نبی کی تعریف عام لوگوں کی طرح یہ تھی۔ کہ وہ نئی شریعت اور نیا دین لاتا ہے لیکن اسکے بعد جب خدا کی بارش کی طرح وحی ہوئی۔ تو اس نے آپ کو اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور بتا دیا۔ کہ نبوت کی شرط اور تعریف یہ نہیں ہے جو آپ سمجھتے رہے۔ اور آپ پہلے اپنی نبوت کو متشابہ قرار دیکر اسکی تاویل کیا کرتے تھے۔ لیکن اب خدا کی وحی نے صریح طور پر آپکو نبی کا خطاب دیا گویا یہ بتایا کہ آپکی نبوت از قبیل متشابہ نہیں جسکی تاویل کرنی ضروری ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بلکہ محکم اور صریح ہے جس کی تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو نبیوں کے مشابہ قرار نہیں دیا۔ بلکہ دائمی نبی قرار دیا ہے۔

اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعریف نبوت کی تبدیلی کی وضاحت میں دو نہایت لطیف مثالیں بھی دی ہیں۔ جنہیں سمجھ لینے سے کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ ان مثالوں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آپ نے براہین احمدیہ میں پہلے یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے مگر بعد میں خدا تعالیٰ کی وحی نے اس عقیدہ کو غلط ثابت کر دیا۔ اور معلوم ہؤا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں۔ اسی طرح اگرچہ براہین احمدیہ کے زمانہ سے ہی آپ کو مسیح اور عیسیٰ کہا جاتا تھا۔ مگر آپ اس سے مراد مسیح موعود نہیں لیتے تھے۔ بلکہ اس کی تاویل فرماتے تھے لیکن بعد میں آپ نے فرمایا کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں۔ اب یہ غور طلب بات ہے۔ کہ ابتدائی زمانہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو نبی کہتا ہے۔ لیکن آپ عام عقیدہ کی رو سے اس کی تاویل کر کے اسے جزئی نبوت اور محدثیت قرار دیتے ہیں تو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی اس بات پر اصرار کرتے ہیں۔ کہ آپ کے انکار سے نبوت کی نفی لازم آتی ہے مگر کیا اس خیال کے مطابق جب آپ حیات مسیح کے قائل تھے یہ سمجھا جائے گا۔ کہ اس وقت عیسیٰ بن مریم فوت شدہ نہیں تھے بلکہ زندہ تھے۔ یا اوائل میں جب آپ مسیح موعود ہونے کا اقرار نہیں فرماتے تھے۔ تو اس وقت یہ سمجھا جائیگا کہ آپ مسیح موعود نہ تھے۔ نہیں اور ہرگز نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہین کے زمانہ میں بھی فوت شدہ ہی تھے۔ اور آپ اس زمانہ سے ہی مسیح موعود بھی ہیں۔ اسی طرح اس زمانہ سے ہی آپ نبی بھی ہیں۔ کیونکہ نبوت کی یہ غلط تعریف آپ عام لوگوں کے خیال کے مطابق کرتے تھے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی تردید ہو گئی۔ تو آپ نے اس خیال کو ترک کر دیا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ "میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہؤا۔ میں وہی کہتا رہا۔ جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہؤا تو میں نے اس کے مخالف کہا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

پس یہ امر نہایت واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی تھی۔ اور اس میں کوئی تبدیلی۔ کوئی فرق۔ اور کوئی رد و بدل نہیں ہؤا ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کے عام عقیدہ کے مطابق اوائل میں چونکہ یہ خیال فرماتے تھے۔ کہ نبوت کے لئے شریعت جدیدہ اور نیا کلمہ لانا ضروری ہے۔ اور آپ کی نبوت غیر تشریعی اور امتی ہونے کی وجہ سے ایسی نہ تھی۔ اس لئے آپ اس کی تاویل فرماتے تھے۔ اور اسے جزئی نبوت اور ظلی نبوت قرار دیتے تھے۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کی متواتر وحی نے آپ کے اس خیال کو جو عام مسلمانوں کے عقیدہ کی پیروی میں تھا۔ غلط قرار دیا۔ اور یہ صراحت فرمائی۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے پہلے غیر تشریعی انبیاء ہوئے ہیں۔ اسی طرح آپ ہیں۔ اور یہ نبوت جزوی نہیں۔ تو آپ نے پہلے خیال کو تبدیل کر لیا۔ اس میں نبوت کی تبدیلی کا سوال نہیں۔ بلکہ اس تعریف کی تبدیلی ہے۔ جو آپ پہلے عام مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق سمجھا کرتے تھے۔ نفس نبوت میں تبدیلی تب ہو سکتی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ کی وحی اور الہامات میں اس تبدیلی کا کوئی ذکر ہوتا لیکن الہامات میں شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی نبوت کا ذکر ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کے باقی انبیاء کو مطلق طور پر نبی کہا جاتا رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی طرح وحی الٰہی میں نبی کہا گیا ہے۔ نہ تو اس میں ظلی نبوت کا ذکر ہے نہ جزوی نبوت کا۔ اور نہ بروزی نبوت کا۔ یہ اصطلاحات تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے اختیار فرمائی ہیں۔ ورنہ الہامات میں ان کا کوئی ذکر نہیں اگر جناب مولوی محمد علی صاحب میں جرأت ہے تو خدا کی وحی اور الہامات سے اس بات کو ثابت کریں جس میں آپ کی نبوت کو جزئی نبوت یا محدثیت کہا گیا ہو۔ لیکن وہ ایک الہام بھی ایسا پیش نہیں کر سکتے۔ اور جب خدا کی وحی اور الہامات سے حضرت اقدس کی نبوت ثابت ہے۔ تو پھر مولوی صاحب اس سے اعراض اور انکار کیوں کرتے ہیں؟

خاکسار۔ ملک محمد عبد اللہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا کیمپ

مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین نے ۴ اور ۵ شہادت کو ایک ٹرپ کا انتظام کیا۔ میاں عباس احمد خانصاحب قائد مجلس نے اراکین کو ضروری سامان ساتھ لینے کی تاکید کر دی۔ اس ٹرپ میں ۲۴ خدام نے حصہ لیا۔ ہر رکن کے پاس کھانے کے سامان مثلاً دال۔ چاول۔ آٹا کے علاوہ لاٹھی۔ چاقو۔ رسی دریاں اور دیگر سامان کیمپ بھی تھا۔

ایسے اراکین جن کے پاس اپنا سائیکل نہیں تھا ان کو موٹر بس کے ذریعہ پہلے روانہ کر دیا گیا۔ اجتماعی روانگی سے قبل بعض دوست advance گروپ کے طور پر پہلے روانہ ہو گئے۔ تاکہ خیمے لگانے کی جگہ تجویز کریں۔ اصل قافلہ آٹھ بجے شب روانہ ہؤا۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے تمام سائیکل ایک قطار میں روانہ ہوئے۔ قافلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اور فارسی اشعار پڑھتا جاتا تھا۔ نو بجے شب کے قریب یہ قافلہ منزل مقصود یعنی جامعہ ملیہ کے قریب پہونچا جہاں محمد اسلام صاحب معہ اپنے ساتھیوں کے انتظار میں تھے۔

وہ جگہ جہاں کیمپ کیا گیا۔ جامعہ ملیہ سے کچھ فاصلہ پر تھی۔ درمیان میں دریا کی ریت اور نشیب و فراز تھا۔ اصل مقام پر پہنچکر اراکین نے جگہ صاف کی۔ اور خیمے لگائے۔ بعض دوست کھانا پکانے میں مشغول ہو گئے۔ کیمپ کی شان کو مجلس خدام الاحمدیہ کا جھنڈا چاندنی میں لہرا کر چار چاند لگا رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد قریب کے گاؤں کے چند لوگ آ گئے۔ اور انہوں نے ہمارے اس جگہ رات بسر کرنے پر اعتراض کیا۔ مگر جب ان کو بتایا گیا۔ کہ ہمارا مقصد خدمت خلق ہے ہم آپ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ آپ کو تکلیف نہیں دیتے۔ تو وہ خاموش ہو گئے بلکہ ان پر اتنا اثر ہؤا۔ کہ صبح کے وقت انہوں نے آٹھ سیر دودھ مہیا کیا۔ خیمے لگانے کے بعد نماز کے لئے اراکین نے قریب کے کنوئیں سے وضو کیا۔ اور نماز پڑھی۔ اس اثناء میں قائد صاحب نے تمام اراکین کی فہرست بنا کر دو دو اراکین کے پہرے مقرر کئے۔ اور یہ پہرہ تمام رات قائم رہا۔ علی الصبح تمام دوست چار بجے کے قریب بیدار ہوئے۔ سب نے تہجد کی نماز پڑھی۔ تہجد کے بعد جماعت احمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی کامیابی کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔

صبح ۶ بجے اراکین نے اپنے خیمے دریا پر نصب کئے۔ اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر اراکین اصل پروگرام کی طرف متوجہ ہوئے۔ جو اس ٹرپ کا محرک تھا۔ یعنی ورزشی مقابلہ شروع کیا گیا۔ قریباً تین گھنٹہ تک تمام اراکین نے کبڈی کھیلی جس میں ماسٹر محمد یعقوب صاحب محمد شریف صاحب۔ ہدایت اللہ صاحب بنگوی۔ لطیف احمد صاحب طاہر۔ منیر احمد صاحب شکر الٰہی صاحب اور قائد صاحب نے نمایاں حصہ لیا۔ مقابلہ اچھا ہؤا۔ اور اراکین نے اپنی چستی اور جسمانی ورزش کا اچھا مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد حسب ذیل مقابلے ہوئے:-

تیرنا ایک فرلانگ:- لطیف احمد صاحب طاہر اول: محمد اسلام صاحب دوم:

لمبی چھلانگ:- محمد شریف صاحب اول: منیر احمد صاحب دوم:

اونچی چھلانگ:- لطیف احمد صاحب طاہر اول: میاں عباس احمد خانصاحب۔ محمد شریف صاحب دوم:

نشانہ غلیل میں منیر احمد صاحب۔ محمد شریف صاحب۔ اور لطیف احمد صاحب طاہر نے خاص طور پر حصہ لیا۔ دوپہر کے وقت درس قرآن کریم ہؤا۔ جس میں ایک دوست نے سورہ کہف کی بعض آیات کی تفسیر کی۔ ساڑھے چار بجے روانگی کی تیاری شروع ہوئی۔ اور ساڑھے چھ بجے تمام دوست سائیکلوں اور بسوں کے ذریعہ واپس آ گئے۔ اس کیمپ میں فرمانبرداری کا جو نمونہ خدام نے دکھایا وہ لائق صد ستائش ہے پہرہ داروں کا اپنی جگہ پر مضبوطی سے کھڑا رہنا۔ اور خیموں سے باہر ہر ایک کا قائد کی اجازت سے کھیل وغیرہ کے لئے جانا ثابت کرتا تھا۔ کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی کس قدر برکات عطا فرمائی ہیں۔ اسی طرح تہجد کا ادا کرنا اور اجتماعی دعا کا ہونا یہ ظاہر کرتا تھا کہ یہ کیمپ کسی اور کا نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ کا کیمپ ہے۔ خدا تعالیٰ اس جذبہ فرمانبرداری اور اخلاص کو اور ترقی دے:

(دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

حیدر آباد سندھ: مقامی جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام یہاں ایک پبلک جلسہ کیا گیا۔ جس کی صدارت کے فرائض جناب ایم۔ اے حافظ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نے سرانجام دیئے۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ نے "بانی سلسلہ احمدیہ کے بیان فرمودہ اصول دربارہ اتحاد بین المذاہب کے موضوع پر ۱½ گھنٹہ تقریر کی۔ سامعین میں ہر مذہب و ملت کے تعلیم یافتہ اصحاب شامل تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ تقریر کے آخر میں تھیا سافیکل سوسائٹی حیدر آباد سندھ کے سکرٹری نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایسا مفید لیکچر پہلے ہمارے ہال میں کبھی نہیں ہوا۔ یہ ہال کی تاریخ میں ایک نمونے کا بہترین لیکچر ہے۔

لائل پور: شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ۳۰ اپریل تا یکم مئی چنیوٹ۔ لالیاں۔ سرگودہا۔ بھیرہ۔ شیخوپورہ وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ اور سات تقریریں کیں۔ نیز بیس افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی ان مقامات میں آپ جماعتوں کی تربیت کا کام بھی کرتے رہے۔

صریح (جالندھر) ۵ مئی کو یہاں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں موجودہ جنگ کے متعلق بذریعہ میجک لینٹرن لیکچر دیا۔ حاضری قریباً ایک ہزار تھی۔ خدا کے فضل سے اسکا بہت اچھا اثر ہوا۔

اچینی پایاں (سرحد) مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ نے ۹ تا ۱۵ مئی چالیس میل کا سفر طے کر کے تین مقامات کا تبلیغی دورہ کیا اس عرصہ میں آپ نے ایک تقریر اور دو غیر احمدی مولویوں سے اجرائے نبوت اور انقطاع عذاب جہنم پر تبادلہ خیالات کیا۔ نو افراد کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی نیز مختلف مقامات پر آپ نے تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔

کروناگہ پلی (ٹراونکور) مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ یکم تا ۷ مئی تقریباً دو صد میل کا تبلیغی سفر کر کے کالی کٹ سے یہاں وارد ہوئے۔ اور وفات مسیح اور ختم نبوۃ کے موضوع پر دو کامیاب مناظرے کئے مناظروں میں پہلے دن چالیس اور دوسرے دن دو سو کے قریب حاضری تھی۔ پانچ معززین کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی۔ اور چھ احمدی نوجوانوں کو وفات مسیح اور نزول المسیح کے متعلق نوٹ لکھوائے۔ نیز متفرق اوقات میں تبلیغی اور تربیتی درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ایک شخص بیعت کر کے داخل احمدیت ہوا۔ اس جگہ احمدیت کی ترقی کی وجہ سے مخالفت بہت زوروں پر ہے اور احمدی مبلغ کو مالی یا جانی نقصان پہنچانے کے منصوبے گھڑے جا رہے ہیں۔ دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔

لاہور - مولوی محمد یار صاحب عارف نہایت سرگرمی سے لاہور میں تبلیغ اور تربیت کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ روزانہ مسجد احمدیہ میں تفسیر کبیر کا درس دیتے ہیں۔ اور مختلف مسائل لوگوں کے ذہن نشین کراتے ہیں۔ نیز حلقہ دہلی دروازہ اور محمد نگر میں باقاعدہ اصلاحی اور تربیتی تقریروں کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے

ساندھن (آگرہ) :- قاضی منظور احمد صاحب نے اچھیرہ اور نتھ پور میں موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں لوگوں کو سنائیں اور ملکانوں اور قصابوں میں احمدیت کی تبلیغ کی ساندھن اور برہڑی میں بھی آپ تبلیغ میں مصروف ہے

(مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

سکرٹریان مال توجہ فرمائیں

ماہ مئی ۱۹۴۱ء تا اپریل ۱۹۴۲ء میں مندرجہ ذیل رقوم دفتر محاسب میں موصول ہوئی ہیں۔ اُن میں سے بعض تو سکرٹری صاحبان نے اپنے نام پر ارسال کی ہیں۔ اور یہ نہیں بتایا۔ کہ یہ کس موصی کی رقم ہے۔ بعض فارم کے ساتھ نمبر وصیت درج نہیں کیا گیا۔ اور دفتر بہشتی مقبرہ کو بھی اُن کے صحیح نمبر کا علم نہیں ہو سکا۔ کیونکہ ایک ایک نام کے کئی موصی ہیں بعض کا نمبر درج ہے۔ لیکن درحقیقت وہ نمبر غلط ہے۔ اس لئے ارسال کنندگان کو چاہیئے۔ کہ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ کہ یہ رقوم کس کس موصی کی ہیں۔ اور ان کا صحیح نمبر وصیت کیا ہے۔ نمبر وصیت موصیان کے سرٹیفکیٹ یا فارم وصیت سے معلوم ہو سکتا ہے۔ سکرٹریان کو چاہیئے۔ کہ آئندہ وصیت کے بارے میں خاص خیال رکھیں۔ اور کسی موصی کی رقم بغیر نام اور نمبر وصیت کے ارسال نہ فرمائیں۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

فہرست اشخاص چندہ دہندگان عدم پتہ از ابتدائے مئی ۱۹۴۱ء تا اپریل ۱۹۴۲ء

نام موصی	تفصیل رقم حصہ آمد	فرستندہ معہ پورا پتہ	کیفیت
سید امام شاہ صاحب	-/۲۰ آمد	سکرٹری صاحب مونگ گجرات	نمبر وصیت درکار ہے
اہلیہ میاں عبد الرشید صاحب	عہ ر جائیداد	بابو عبد الکریم صاحب لاہور	نام اور نمبر وصیت درکار ہے
احمد دین صاحب	۸ر آمد	عبد الغنی صاحب بابا بکالہ	نمبر وصیت درکار ہے
شیخ غلام حیدر صاحب	۱۱ر آمد	نورنگ ضلع گجرات	" " "
الٰہی بخش صاحب	عہ ر	چوہدری غلام حسین صاحب نئی دہلی	" " "
حافظ محمد افضل صاحب	صہ ر	"	" " "
عبد اللہ صاحب	[illegible] ر	غلام محمد صاحب ثالث سول لائن لاہور	" " "
اہلیہ عبد الحق صاحب	۵ر	بشیر احمد صاحب چغتائی ٹاٹا نگر	نام اور نمبر وصیت درکار ہے
زینب بی بی صاحبہ	۸ر	سید والہ شیخوپورہ	نمبر وصیت درکار ہے
۵۷۹۳	عہ/۱۰ر	عبد السلام ہنور آباد سندھ	موصی کا نام اور صحیح نمبر درکار ہے
امۃ العزیز صاحبہ	صہ ر	ام طاہر صاحبہ	موصیہ کا نمبر درکار ہے
منشی قادر بخش صاحب	[illegible] ر	یوسف علی صاحب کوہاٹ	موصی " "
جمعدار محمد دین صاحب	۸ر آمد	بشیر احمد صاحب برج درگن ہاس	" " "
عبد الغفور صاحب	۹ر آمد	غلام رسول صاحب مونگڑہ	" " "
اہلیہ ڈاکٹر میر حسین صاحب راولپنڈی	۸ر	غلام محمد ثالث لاہور	نام موصیہ اور نمبر
عبد اللہ صاحب	للعہ ر	"	نمبر وصیت درکار ہے
چوہدری محمود احمد صاحب ۱۸۵۹	[illegible] ر	جماعت میانہ گجرات	کس موصی کی رقم ہے
مستری رحمت اللہ صاحب	۸ر/ [illegible] ر	چک ۹۷ رکھ شیخوپورہ	نمبر وصیت درکار ہے
محمودہ بیگم صاحبہ	[illegible] آمد	بشیر احمد ڈیرہ دون	" " "
مولوی غلام قادر صاحب	[illegible] آمد	محمد اسمٰعیل احمد آباد (سندھ)	" " "
نامعلوم	[illegible] آمد	عبد المومن ناصر آباد (سندھ)	نام اور وصیت نمبر درکار ہے
چوہدری غلام رسول صاحب	للعہ ر	چک ۲۷۶ جماعت گھرکو وال	نمبر وصیت درکار ہے
شیخ محمد عبد اللہ صاحب	[illegible] ر	میاں عبد الکریم صاحب لاہور	" " "
محمد عبید اللہ صاحب	عہ ر	فضل الٰہی صاحب کھاریاں گجرات	" " "
قاری محمد یسین صاحب	[illegible] ر	شرط اول اعلان مختار احمد صاحب ٹانگہ	" " "
منشی خیر دین صاحب بہادر حسین گورداسپور	عہ	بہادر حسین صاحب گورداسپور	" " "
عائشہ بیگم ہمشیرہ غلام قادر شاہ صاحب	شرط اول اعلان ۸ر/ [illegible] ر	لنگیری ضلع جالندھر	" " "
امیر بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹریس	[illegible]	گل محمد سرہ غربی ڈیرہ غازیخان	" " "
سید مسعود احمد صاحب سرساری	[illegible] ر	حافظ عبد السلام صاحب شملہ	" " "
سلطان احمد صاحب	صہ آمد	امیر جماعت راولپنڈی	" " "
منشی محمد رمضان صاحب	۱۳ر آمد	بشیر آباد (سندھ)	کہیں موصی کی رقم ہے
چوہدری محمد قاسم صاحب	۱۲ر آمد	پنجورو (سندھ)	" " "
محمودہ بیگم صاحبہ	[illegible] ر	بیت المال بحساب لائل پور	نمبر وصیت نام خاوند یا باپ درکار ہے
ثروت بیگم اہلیہ ظہور احمد خان صاحب	شرط اول اعلان [illegible]	محمد جمیل صاحب فیروزپور شہر	نمبر وصیت درکار ہے
۵۶۴۲	۳ر آمد	محمد ظفر الاسلام صاحب بمبئی	نام موصی اور صحیح نمبر درکار ہے
نیاز بی بی صاحبہ	۔ آمد	جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ	نمبر موصیہ درکار ہے
صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ احمد حسن صاحب	شرط اول اعلان	محمود احمد صاحب نیلا گنبد لاہور	" " "
عائشہ بیگم عرف الٰہی محمود پور	[illegible] آمد	شرط اول اعلان نعمت اللہ صاحب سکرٹری بٹالہ	" " "
محمودہ بیگم صاحبہ	[illegible] ر	نذر محمد صاحب لائل پور	" " "
اہلیہ چوہدری عزیز اللہ صاحب	[illegible] ۶ر	بنگلور	" " "
محمودہ بیگم صاحبہ	[illegible] ر	بیت المال بحساب لائل پور	" " "

سنسکرت کلاس جامعہ احمدیہ

قریباً تین سال کے عرصہ سے جامعہ احمدیہ میں سنسکرت کی تعلیم کا انتظام ہے۔ نئی کلاس بندی انشاء اللہ یکم جون سے ہوگی۔ جو گریجوایٹ یا مولوی فاضل اس کلاس میں داخل ہونا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں یکم جون سے قبل جامعہ احمدیہ میں بھجوا دیں۔ بعض قابل طلباء کو وظیفہ بھی دیا جائیگا۔ اس کے متعلق جملہ تفاصیل مجھ سے مل کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

مسجد احمدیہ سری نگر کا چندہ ارسال کرنے کا پتہ

الفضل مورخہ ۱۷ مئی میں صہ ۲ پر غلطی سے یہ شائع ہوگیا ہے۔ کہ چندہ مسجد احمدیہ سری نگر خلیفہ عبد الرحمن صاحب اسسٹنٹ ہوم سیکرٹری کے نام بھجوایا جائے۔ پریذیڈنٹ مسجد کمیٹی خلیفہ عبد الرحیم صاحب ہیں۔ اسلئے چندہ ذیل کے پتہ پر آنا چاہیئے:-

"خلیفہ عبد الرحیم صاحب اسسٹنٹ ہوم سیکرٹری سری نگر"

خاکسار صدر الدین شال مرچنٹ فتح کدل سکرٹری احمدیہ مسجد کمیٹی سری نگر۔

ایک مشتبہ معاملہ کے متعلق اعلان

نظارت امور عامہ کی طرف سے مولوی نور احمد صاحب احمدی بکروال ساکن ہنارو ڈاکخانہ ارناس ضلع ریاسی ریاست جموں کے لڑکوں کے ایک پہاڑی پر مارے جانے کے بارہ میں ایک اعلان زیر عنوان "حکومت کشمیر اور جموں کی خاص توجہ کیلئے" کرایا گیا تھا۔ چونکہ بعد تحقیق معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ معاملہ مشتبہ ہے۔ اسلئے تا تحقیق ہم اس معاملہ کو قومی معاملہ نہیں سمجھتے۔ تحقیقات جاری ہے۔ بعد میں فیصلہ کیا جائیگا۔

ناظر امور عامہ قادیان

معلّم کی ضرورت

ریاست بہاولپور میں ایک جماعت کو معلّم کی ضرورت ہے۔ جو اُن کے بچوں کی تعلیم و تربیت کر سکے یہ جماعت اخراجات کا زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی دوست روٹی کپڑہ پر جاسکے۔ تو نظارت ہذا میں اطلاع بھجوا کر ممنون کرے۔

ناظر تعلیم و تربیت

نظارت تعلیم و تربیت سے متعلق رپورٹ

نظارت تعلیم و تربیت کے بار بار توجہ دلانیکے نتیجہ میں اب کئی ایسی جماعتوں کی طرف سے رپورٹ آنی شروع ہوئی ہے جنکی طرف سے پہلے نہ آتی تھی۔ مہربانی فرماکر احباب باقاعدگی سے تعلیم و تربیت کا کام کریں۔ اور ماہواری رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ آئندہ کیلئے یہ امر نوٹ کرلیا جائے۔ کہ رپورٹ کے ہمراہ یہ بھی دکھایا جائے۔ کہ کتنے کتنے مردوں اور عورتوں کو نماز سادہ اور باترجمہ یاد ہے۔ اور آٹھ سال سے زائد عمر کے بچوں کے متعلق بھی یہ رپورٹ آنی چاہیئے۔ ناظر تعلیم و تربیت

کُشتہ سونا۔ کُشتہ چاندی۔ کُشتہ عقیق۔ کُشتہ مرجان وغیرہ ہر قسم کے کشتہ جات کے لئے "طبیہ عجائب گھر قادیان" کو یاد رکھیں۔

داخلہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ رجولائی ۱۹۴۲ء سے ۲۵ رجولائی ۱۹۴۲ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ رجولائی ۱۹۴۲ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو معہ اسناد حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہوجانیکے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائیگا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جاسکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ ایم۔ ڈی پرنسپل

ضروری التماس

الفضل مورخہ ۱۴۔۱۷ مئی میں الفضل کے اُن خریدار اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے یا بیس جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا نام ملاحظہ فرما کر سال کا چندہ یکم جون ۱۹۴۲ء تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع بھیجدیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ اُن کی خدمت میں یکم جون کو وی۔ پی ارسال کردیئے جائیں گے۔

"مینیجر"

اسقاط کا مجرّب علاج

حبّ اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱۲؍ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیے

اس دواخانہ سے علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات اور پرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تیار کرائے جاسکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ شفاکن ملیریا کا بہترین علاج ہے

اب کونین استعمال کرکے تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں قیمت یکصد قرص ایک روپیہ ۸؍

نارتھ ویسٹرن ریلوے

"وی" برائے وکٹری (فتح)

اگر عوام نے اپنے غیر ضروری سفر جاری رکھے تو پنجاب کی کپاس کو دُور دراز کارخانوں تک پہنچانے میں تاخیر ہوگی۔

آپ نہایت ہی اشد ضرورت کے سفر پیش نظر کریں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۲۰ رمئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے ۱۸ رمئی کو مشرقی آسام کے ایک دیہاتی علاقہ پر بمباری کی۔ مگر نقصان بہت تھوڑا ہوا۔

دہلی ۱۸ رمئی۔ ٹوکیو ریڈیو دعویٰ کر رہا ہے کہ جاپانی فوجیں آسام کے ہندوستانی علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ جنرل الیگزینڈر کی فوجیں برما میں موجود ہیں علاوہ ازیں برما کے شمال مشرقی کونہ میں چینی فوجیں گوریلا لڑائی لڑ رہی اور جاپانیوں کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔

کراچی ۲۰ رمئی۔ ۱۶ رمئی کو لاہور میل کو پٹڑی سے اتارنے کا جو حادثہ ہوا تھا۔ اس کے بعد حُرّوں نے سندھ کے مختلف حصوں میں عوام کو خوف زدہ کرنے کے لئے کئی نئی کوششیں کیں چنانچہ سرحد اور گھوٹکی ریلوے سٹیشنوں کے درمیان کل ایک اور ٹرین کو انہوں نے پٹڑی سے اتارنے کی کوشش کی۔ ایک جگہ کئی فش پلیٹیں اور بولٹ اکھاڑ دئے گئے۔ اور ایک مال گاڑی جو ایک مسافر گاڑی سے پہلے آرہی تھی۔ اس کا حشر بھی وہی ہونے لگا جو لاہور میل کا ہوا تھا کہ انجن ڈرائیور کی پھرتی سے یہ ٹرین بچ گئی۔ جب ڈرائیور نے دیکھا کہ پٹڑی کو نقصان پہنچایا گیا ہے تو اس نے فوراً ٹرین روک لی۔ اور اسے تباہی سے بچا لیا۔ ضلع سکھر میں حُر ڈاکوؤں کے ہاتھوں محکمہ تار اور ٹیلیفون کی تاریں کٹ جانے کی خبریں بھی موصول ہو رہی ہیں۔ یونائیٹڈ پریس کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ حروں نے ڈاؤن لاہور میل کو بھی ایک دفعہ پھر پٹڑی سے اتارنے کی کوشش کی اگرچہ ان کی یہ کوشش ناکام ہوئی۔ یہ واقعہ پناؤ کل اور سانگی کے درمیان روہڑی جنکشن کے نزدیک ہوا۔ خوش قسمتی سے ڈرائیور کو پتہ لگ گیا۔ اور اس نے بریکیں لگا دیں۔ ٹرین جو پوری رفتار سے چل رہی تھی یکلخت ایک خوفناک دھکے کے ساتھ رک گئی۔ ڈرائیور تیزی سے گاڑی کو پیچھے لے آیا۔ اور پناؤ کل کے قریب کھڑی کر لی۔ اس کے بعد ریلوے سٹاف نے خود لائن کی مرمت کی اور ٹرین روانہ ہوئی۔ کراچی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسافروں سے بھری ہوئی ایک بس میرپور خاص کو جا رہی تھی کہ حروں نے اسے روک لیا۔ اور تیرہ آدمیوں کو ہلاک کر دیا جن میں ایک انسپکٹر پولیس اور اس کا اردلی بھی ہے۔ اسکے علاوہ انہوں نے چار آدمیوں کو زخمی کیا۔ اور بس کو آگ لگا دی۔

کراچی ۲۰ رمئی۔ حروں کے خطرہ کے متعلق گورنر سندھ نے ایک انٹرویو کے درمیان میں کہا۔ حُر ایک سو سال سے صوبہ کیلئے خطرہ کا موجب بنے ہوئے ہیں پیر پگارو کو چھ سال کی قید کاٹنے کے بعد ۱۹۳۶ء میں جیل سے رہا کیا گیا تھا۔ اسکی رہائی کے بعد سندھ میں اسکے پیروؤں نے بہت سے جرائم اور قتل کئے۔ گذشتہ اگست میں گورنمنٹ کیلئے ضروری ہو گیا کہ وہ پیر کو اس علاقہ سے نکال کر کراچی میں رہائش اختیار کرنے پر مجبور کرے۔ لیکن اکتوبر میں وہ احکام کی خلاف ورزی کر کے سکھر چلا گیا۔ اسکے بعد اسکے پیروؤں نے قتل و غارت کی باقاعدہ مہم شروع کر دی۔ ان حملوں سے ان کا مقصد روپیہ اور اسلحہ حاصل کرنا ہے تاکہ گورنمنٹ کو دہشت زدہ کر کے مجبور کر دیا جائے کہ وہ پیر کو واپس سندھ لائے پیر پگارو کو یہ وہم ہے کہ وہ ایک دن سندھ کا بادشاہ بنیگا۔ گورنر سندھ نے اعلان کیا کہ حُرّوں کی سرگرمیوں کو بہت جلد دبا دیا جائیگا۔ پبلک نے جو تجاویز پیش کیں ان میں سے اکثر میں خاص حالات کو پیشِ نظر نہیں رکھا گیا۔ اسلئے وُہ ناقابل عمل ہیں۔

کراچی ۲۰ رمئی۔ کراچی میل پر حملہ ہونیکے بعد ملٹری اور پولیس نے جن چھ ڈاکوؤں کو گرفتار کیا تھا۔ ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے اور اس غرض کیلئے ایک خاص ٹربیونل مقرر کیا گیا ہے۔ مزید حروں کی تلاش جاری ہے۔

لنڈن ۲۱ رمئی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ جرمن اور رومانوی فوجیں کرچ کے ساحل کے آخری سرے پر پہنچ گئی ہیں مگر رائٹر کا بیان ہے کہ جرمنوں کا یہ محض دل خوشکن دعویٰ ہے کہ انہوں نے جزیرہ نما کرچ پر قبضہ کر لیا۔ اور اسکے محافظوں کا صفایا کر دیا ہے۔ بحیرۂ اسود کی روسی فوجیں اب بھی کرچ شہر کے نزدیک سخت مزاحمت کر رہی ہیں۔ اگرچہ جرمنوں نے پہلے جلدی سے روسی صفیں توڑ دیں اور بائیسواں جرمن ٹینک ڈویژن روسی مورچوں میں گھس گیا۔ لیکن روسیوں نے جزیرہ نما کے ہر ایک گز میں جان توڑ کر مزاحمت کی۔ جرمن اس علاقہ میں ہوائی جہاز بھی کافی تعداد میں استعمال کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ رمئی۔ سوویٹ کمیونک میں ذکر کیا گیا ہے کہ اب یہ بات قطعی طور پر معلوم ہو گئی ہے کہ ۱۹ مئی کو جرمنوں کے ۷۳ ہوائی جہاز نیچے گرائے گئے۔ ۱۸ رمئی کو ۳۴ جرمن جہاز تباہ کئے گئے۔ روسیوں کے صرف ۱۷ جہاز کام آئے۔ ۱۹ رمئی کو خارکوف کے علاقہ میں روسی فوجوں نے جارحانہ اقدام جاری رکھا جرمنوں نے جوابی حملے کئے۔ لیکن ان سب کو پسپا کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۱ رمئی۔ آج ہاؤس آف کامنز میں جنگ پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے سابق وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشیا نے کہا کہ ہم خوش ہو سکتے ہیں کہ یورپ میں روسیوں نے نہایت جرأت کے ساتھ بڑا حملہ شروع کر دیا ہے لیکن جاپانی ابھی تک بڑھ رہے ہیں۔ چین امریکہ کی امداد سے کٹ گیا ہے۔ جاپان کو اڑھائی لاکھ اتحادی فوجوں کا اسلحہ مل گیا ہے اور ہمارے کئی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ مگر خطرہ ابھی تک کم نہیں ہوا۔ ہم روس کی امداد کیلئے دُوسرا محاذ بنانے کی باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن جاپانی رُوس کو پریشان کرنے کیلئے دُوسرا محاذ بنا سکتے ہیں۔ ہمیں محسوس ہونا چاہیئے کہ ہم اکیلے جرمنی سے نہیں لڑ رہے بلکہ محوری ممالک کے گروہ سے لڑ رہے ہیں۔ مسٹر ہور بلیشیا نے ہوائی جہازوں کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ روس نے خارکوف کے محاذ پر بیشمار ہوائی جہازوں سے اور جرمنی نے کرچ پر دو ہزار غوطہ مار ہوائی جہازوں سے حملے شروع کئے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس ایسی کوئی امداد نہیں۔ جنرل الیگزینڈر ہمارے قابل ترین جرنیل ہیں۔ لیکن برما میں اُن کے سپاہیوں کو پانی اور خوراک کی کمی کی تکلیف رہی۔ ان کے سلسلہ رسل و رسائل کو تباہ کر دیا گیا۔ ان کے اسلحہ کے گوداموں کو آگ سے اڑا دیا گیا۔ اور انہیں درختوں کے اُوپر رہنا پڑا۔ تین سال کی جنگ کے بعد یہ چیز ناقابلِ برداشت ہے۔

حیدرآباد دکن ۲۰ رمئی۔ چین کی اسلامی فیڈریشن کے لیڈر مسٹر عثمان جو دوستانہ مشن پر ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ آج یہاں پہنچے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے آپ نے کہا۔ اگر چین بیرونی دنیا سے کٹ گیا تو بھی وہ جاپان کے خلاف جنگ جاری رکھے گا۔ کیونکہ ہمارے پاس جنگی سامان تیار کرنے کی کافی فیکٹریاں ہیں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ جاپان رُوس پر حملہ نہیں کرے گا۔

لاہور ۲۰ رمئی۔ پنجاب گورنمنٹ کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل نے لاہور شہر کارپوریشن ایکٹ کی منظوری دیدی ہے۔

شملہ ۲۰ رمئی۔ چونکہ اس سال گُڑ کی قیمت بڑھ رہی ہے اسلئے کھانڈ کی قیمتوں کے کنٹرولر نے اعلان کیا ہے کہ گُڑ یا کھجور سے بنی ہوئی کھانڈ مقررہ نرخ سے زیادہ چھ آنے فی من تک فروخت ہو سکے گی۔ یہ رعایت صرف ۳۱ راکتوبر ۱۹۴۲ء تک دی گئی ہے۔ اگرچہ ملک میں کھانڈ کی صنعت وسیع پیمانہ پر جاری ہے لیکن اسکے باوجود بہت سی کھانڈ گڑ سے تیار کی جاتی ہے۔ اور اسکی مقدار ہر سال چودہ ہزار ٹن سے ۲۴ ہزار ٹن تک ہوتی ہے۔ سفید کھانڈ کی پیداوار سالانہ ساڑھے چھ لاکھ سے بارہ لاکھ ٹن ہوتی ہے۔

لاہور ۲۰ رمئی۔ مسٹر بخلداس وزیر مال سندھ کل شام کو شملہ جاتے ہوئے سٹیشن سے گزرے آپ نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ سندھ میں یہ عام مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ حرّوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ دو اضلاع میں جن میں نواب شاہ بھی شامل ہے۔ مارشل لاء نافذ کر دیا جائے۔

نئی دہلی ۲۱ رمئی۔ آج انگریزی ہوائی جہازوں نے برما کے جاپانی اڈوں پر حملے کئے اور نقصان پہنچایا۔ اکیاب کے قریب ایک جگہ مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں

لنڈن ۲۱ رمئی۔ رُوسی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع ہے کہ خارکوف کو جانیوالے راستوں پر لڑائی زور شور سے ہو رہی ہے۔ جرمن مجبور ہو گئے ہیں کہ بہت زیادہ ہوائی جہاز اور ٹینک مقابلہ پر لائیں اور دشمن جب سامنے سے حملہ آور ہوا تو اُسے سامان اور جانوں کی بہت بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ مارشل ٹیموشنکو کی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ جن کے مقابلہ میں دشمن ان گنت بکتر بند فوجیں لا رہا ہے۔ خارکوف پر رُوسی حملہ کا زور گھٹانے کیلئے دشمن نے ایک اور جگہ جو حملہ کیا تھا۔ اس میں ہر بار رُوسیوں نے اُسے مار بھگایا۔

لنڈن ۲۱ رمئی۔ لیبیا میں کئی دستے دشمن کے مقابلہ میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ رمئی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ہر سال ساٹھ ہزار جنگی جہاز بنانے کا جو پروگرام تجویز کیا ہے اسے کامیاب بنانے کیلئے ایک انجن بنانیوالا کارخانہ بڑی سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۰ رمئی۔ آج ہاؤس آف کامنز میں انگلستان کے سابق وزیر پرواز مسٹر فریڈرک مانٹیگو نے دریافت کیا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ انگلستان میں غوطہ مار ہوائی جہاز نہیں بنائے جاتے۔ بلکہ امریکہ سے لائے جاتے ہیں۔ وزیر پرواز نے جواب دیا کہ یہ معاملہ ہوائی جہازوں کی ساخت کی ذمہ وار وزارت سے تعلق رکھتا ہے۔

وشی ۲۰ رمئی۔ وشی نیوز ایجنسی کو الجزائر سے اطلاع ملی ہے کہ الجیریا کے پانیوں پر دو برطانوی اور

ڈاکٹر صاحب کا اعتراف

جناب ڈاکٹر روشن لال صاحب آنند ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فزیشن اینڈ سرجن جسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر غازی آباد لکھتے ہیں کہ "مجھے اسکے اظہار میں بڑی خوشی ہے کہ مَیں نے نور اینڈ سنز قادیان کا تیار کردہ موتی سرمہ کئی مریضوں پر استعمال کیا اور نتائج نہایت عمدہ برآمد ہوئے۔ ککرے۔ دھند۔ بیاض چشم۔ (سفیدی آنکھ) دھند۔ خارش چشم۔ پڑبال۔ رتوندہ جالا۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے بیحد مفید پایا۔ نہ صرف عوام بلکہ اہل فن حضرات کے لئے بھی بڑی کارآمد چیز ہے"!!

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شایع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔